صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 30 جون 2016ء

روزنامہ
الفضل
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
جمعرات 30 جون 2016ء 24 رمضان 1437 ہجری 30 احسان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 149

لیلۃ القدر کی دعا

حضرت عائشہؓ کی درخواست پر رسول کریم ﷺ نے انہیں لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنے کے لئے سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ تو بہت بخشنے والا ہے۔ کریم ہے۔ عفو کو پسند کرتا ہے اس لئے مجھے بھی بخش دے۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح حدیث نمبر 3435)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قریش جاہلیت میں عاشوراء یعنی 10 محرم کا روزہ رکھتے تھے اور یہ طریق غالباً یہود کے اثر کی وجہ سے تھا۔ کیونکہ ان کے خیال میں 10 محرم کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی اور حضرت موسیٰ اس نشان کی یاد میں روزہ رکھتے تھے۔

چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ میں 10 محرم کو روزہ رکھتے رہے۔ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے اور معلوم ہوا کہ یہود یہ روزہ حضرت موسیٰ کی اتباع میں رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری نسبت موسیٰ سے زیادہ محبت کرتا ہوں اور اتباع کا حقدار ہوں۔ چنانچہ آپؐ نے بھی یہ روزہ رکھا اور دیگر مسلمانوں کو حکم دیا۔ مگر رمضان کے احکام آنے کے بعد آپؐ نے اس کی پابندی کروانی ترک کردی۔ آپؐ روزہ رکھتے تھے اور صحابہؓ میں سے جو چاہتا تھا روزہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب صیام یوم عاشوراء۔ حدیث نمبر 1862تا1868)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے نزدیک محرم کے مہینہ کے ہیں۔

ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ مجھے رمضان کے بعد کس مہینہ میں روزے رکھنے کا ارشاد فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

اگر تم ماہ رمضان کے بعد کسی اور مہینہ میں روزے رکھنا چاہتے ہو تو محرم میں رکھو کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اسی ماہ میں آخرین کی توبہ قبول فرمائے گا۔

(جامع ترمذی کتاب الصوم باب صوم المحرم حدیث نمبر 672,671)

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایام بیض یعنی ہر چاند کی 13-14-15 تاریخ کو باقاعدگی سے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی کتاب الصیام باب صوم النبیؐ حدیث نمبر 2305)

آپؐ صحابہؓ کو بھی ان ایام کے روزوں کی ترغیب دلاتے اور فرماتے ھی صوم الشھر یہ مہینہ بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ (نسائی کتاب الصیام باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر حدیث نمبر 2388)

ایام تشریق سے مراد ذوالحجہ کی 11، 12، 13 تاریخیں ہیں۔ یہ وہ دن ہیں جو حاجی لوگ منٰی میں گزارتے ہیں۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ ایام تشریق میں روزے رکھتے تھے۔

(بخاری کتاب الصوم باب صیام ایام التشریق)

ایک روایت میں حضرت عروہ کی بجائے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہے۔ (فتح الباری)

(ایام تشریق کے روزوں کے متعلق علماء میں اختلاف ہے)۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن وخطبہ عیدالفطر

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 6 جولائی 2016ء کو بیت الفضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے براہ راست نشر ہوگا۔ درس کے بعد دعا بھی ہوگی۔

❁ مورخہ 7 جولائی 2016ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الفتوح لندن میں خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمائیں گے۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست عید ٹرانسمیشن کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2 بجے دوپہر ہوگا۔ 2:30 بجے نماز عید کے بعد خطبہ عید نشر ہوگا۔ احباب سے دونوں پروگراموں سے بھر پور استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

ویڈیوگرافی ورکشاپ

❁ ایم ٹی اے پاکستان 18 جولائی 2016ء سے ویڈیو گرافی کی ورکشاپ کروا رہا ہے۔ رجسٹریشن یکم جولائی 2016ء سے شروع ہوگی۔ ورکشاپ کی تفصیلات اور رجسٹریشن کیلئے فون نمبر 0333-9212281 پر رابطہ کریں۔

نوٹ: یہ ورکشاپ صرف مردحضرات کیلئے ہے۔

(ایڈیشنل نظارت اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

درخواست دعا

❁ مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے ❁

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

پاکستان کے وفاقی بجٹ 17-2016ء

کا ایک جائزہ

پاکستان کا وفاقی بجٹ 17-2016ء 3 جون 2016ء کو منظوری کے لئے قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا۔ بجٹ کا حجم 43 کھرب 95 ارب روپے کا ہے۔ ماہرین معاشیات اور ٹی وی پر تبصرہ کرتے ہوئے کوئی اسے امیروں اور کوئی اسے غریبوں کا بجٹ قرار دے رہا ہے ہر کوئی اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق خیالات کا اظہار کر رہا ہے۔ حکومت اس بجٹ کو انتہائی شاندار اور ملکی معیشت کی مضبوطی کا بجٹ کہے جا رہی ہے اور ساتھ یہ بھی نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ یہ بجٹ ملک میں ترقی کی رفتار کو تیز کرے گا اور غریب کو زیادہ سہولتیں دے گا۔

لیکن اگر پچھلے بجٹوں کا جائزہ لیا جائے تو غربت میں اضافہ اور مہنگائی میں اضافہ اور معاشی بے چینی زیادہ ہوتی رہی ہے بجٹ میں درج ٹیکسوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ لگایا جاتا ہے تو وہ ایک کاغذی اندازہ ہوتا ہے جب حقیقی طور پر ٹیکس وصولیوں کی مد کا جائزہ لیا جاتا ہے تو ہر سال اس میں بہت زیادہ کمی نظر آتی ہے جس کی وجہ سے بلاواسطہ ٹیکس عام اشیاء پر لگا دیئے جاتے ہیں ایک تو مہنگائی تیزی سے خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے دوسرا غریب اور عام آدمی کی مشکلات میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

اب اس بجٹ کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں مثلاً اگلے مالی سال میں اندرونی اور بیرونی وسائل اور پرائیویٹائزیشن کی مد میں آمدنی کا اندازہ 4442 ارب روپے تک لگایا گیا ہے۔ اس میں محصولات میں آمدنی کا تخمینہ 3572 ارب روپے حاصل ہونے کی توقع ہے۔ جبکہ بیرونی وسائل کا اندازہ 819.61 ارب روپے اور نجکاری سے تقریباً 50 ارب روپے حاصل کئے جائیں گے۔

بجٹ میں ڈائریکٹ ٹیکسز میں 1558 ارب روپے اور ان ڈائریکٹ ٹیکسز کے ذریعہ ہونے والی آمدنی کا حجم 2063 ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اس طرح یہ توقع ایف بی آر سے رکھی جا رہی ہے کہ مجموعی طور پر 3621 ارب روپے اکٹھے کرے گی۔ جو کہ بہ نسبت پچھلے سال 518 ارب زیادہ ہے رواں بجٹ میں نان ٹیکس ریونیو (اس میں جائیداد، انٹر پرائز، اسی طرح سول ایڈمنسٹریشن اور ان کے اداروں کی آمدنی اور دوسری محصولات) کا اندازہ 913 ارب جمع ہوں گے اس طرح مجموعی آمدنی کا اندازہ 4915.50 ارب روپے لگایا گیا ہے۔ وفاقی حکومت اس گراس ریونیو میں سے 2135 ارب روپے صوبوں کو ان کے حصہ کے طور پر ادا کرے گی اس کے بعد نیٹ ریونیو کی رقم میں سے وفاق کو 2779.6 ارب روپے کی بچت ہوگی۔ ایف بی آر (FBR) نے ٹیکسوں میں اضافہ کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں لیکن اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ رواں بجٹ میں انکم ٹیکس سے 1307.6 ارب روپے اور نئے بجٹ میں 1538.7 ارب روپے کی توقع کی جا رہی ہے۔

ٹیکسوں میں اضافہ کے لئے عوام کو بہترین سہولتوں کی آفر کی جائے۔ ان کے علاقوں میں ترقیاتی کام ہوں۔ ان کے بچوں کو تعلیمی سہولتیں گھر کے قریب اور اچھے لیول کی مہیا کی جائیں اگر تاجر طبقہ ہے تو ان کو اندرونی اور بیرونی تجارت کے لئے اچھی اور پُرکشش سہولتیں دی جائیں۔ ایئرپورٹس پر ان کے لئے آسان اور سادہ کاغذی کارروائی کو یقینی بنایا جائے تو آپ کو یہی عوام رضامندی سے ٹیکس ادا کریں گے۔ پاکستان میں کئی ایک شہر ایسے ہیں کہ وہاں کے لوگوں سے پورا پورا جائیداد ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ ملازمت پیشہ افراد اور تاجر افراد سے بھی ٹیکس کی مد میں اچھی بھلی وصولی ہو رہی ہے لیکن ان شہروں میں عوام کو کوئی سہولت نہیں دی جا رہی سڑکوں کا حال برا ہے۔ سیوریج کا نظام درہم برہم ہے۔ سرکاری سکولوں اور ہسپتالوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے ایسے لگتا ہے کہ یہ شہر ملک کا حصہ نہیں ہے اور پرانے زمانے کے لوگ ہیں۔ بہت قابل فکر صورت حال ہے۔ ملک کے اندر کسی بھی جگہ کا کوئی رہائشی ہو۔ سب کے حقوق برابر ہوں گے تو معاشرہ اور ملک ترقی کرے گا۔

اب ہم دوبارہ بجٹ کی طرف آتے ہیں ورکرز ویلفیئر فنڈ سے 16 ارب روپے اور سی وی ٹی سے 2.30 ارب روپے کی آمد کی توقع لگائی گئی ہے۔ اگر ان ڈائیریکٹ ٹیکسز کا جائزہ لیا جائے تو اس بار حکومت کو 2063 ارب روپے حاصل ہوں گے اس میں 244 ارب روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کسٹم ڈیوٹی مد میں رواں مالی سال میں 348 ارب روپے آنے تھے جبکہ اس بجٹ میں 413 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ سیلز ٹیکس کی آمد کی توقع 1437 ارب روپے آنے کی امید ہے۔ حکومت کی آمدنی کا ایک اہم ذریعہ گیس اور پٹرول ہے ان دونوں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے 330 ارب روپے ملیں گے ان بنیادی ضروریات کی حامل اشیاء پر جب اس قدر ٹیکس لگایا جائے گا تو لازماً ملک میں مہنگائی کا طوفان آئے گا۔ حکومت اپنے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کرنے کی بجائے ان میں بے لگام اضافہ کرتی جا رہی ہے سٹیٹ بنک حکومت کی آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے یہ بنک امسال حکومت کو 280 ارب روپے قرض دے گا۔ حکومت کئی طریقوں سے اپنی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے اور اس کا سارا بوجھ عوام پر پڑتا ہے مثلاً پاسپورٹ اور نادرا اور اس کے علاوہ اداروں سے حکومت 25 ارب روپے حاصل کرے گی۔ اسی طرح ایل پی جی پر پیٹرولیم لیوی سے 2 ارب، قدرتی گیس پر رائیلٹی سے 32 ارب خام تیل پر رائیلٹی سے 11 ارب روپے حاصل کرے گی۔

اس کے علاوہ آئندہ مالی سال میں 1.50 ارب روپے کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز اور 46 کروڑ روپے کے اجارہ سکوک بانڈز جاری ہوں گے۔ سیونگ سکیموں کا حجم بڑھا کر 108 ارب روپے سے 118 ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ لیکن کچھ سالوں سے قومی بچت کی سیونگ سکیموں پر منافع کی شرح کم کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ان سکیموں میں سرمایا کاری کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ خاص طور پر بہبود سیونگ سرٹیفیکیٹس پر منافع کی شرح بہت کم کر دی گئی ہے۔ اس سکیم میں 60 سال سے اوپر کے احباب جو ریٹائر ہو کر ملنے والی رقم قومی بچت میں جمع کرواتے تھے ان کی منافع کی شرح کم ہونے سے حوصلہ شکنی ہو رہی ہے اسی طرح بیوگان بھی اس مد میں سکیم میں اپنی جمع پونجی زندگی کی دوڑ لگانے کے لئے لگاتی تھیں وہ بھی پریشان ہیں اس طرف گورنمنٹ کو توجہ دینی چاہے۔

اس بجٹ میں کاشتکاروں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے صرف ایک یا دو کھادوں کی قیمتوں میں کمی کی گئی ہے لیکن یہ بھی کاغذی کارروائی ہے عملی طور پر غریب کاشتکار کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا وہ مہنگی کھاد ہی خریدے گا۔

اس کو بظاہر غریب کا اور عوامی بجٹ کا نام دیا گیا ہے لیکن جہاں تک بجلی کی سپلائی اور اس کی قیمتوں کا تعلق ہے عوام اگلے مالی سال میں بھی پچھلے سال سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ جاری مالی سال کے دوران بجلی کے ٹیرف پر سبسڈی کا تخمینہ 98 ارب روپے لگایا گیا تھا جبکہ اگلے مالی سال میں واپڈا اور پیپکو کو 95.4 ارب روپے ملیں گے جو پچھلے سال سے کم ہیں۔ حکومت اور نیپرا کے منظور شدہ ٹیرف میں فرق کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے 66 ارب روپے کی سبسڈی دی تھی جو کہ اگلے سال کے لئے کم کر کے 60 ارب روپے کر دی گئی ہے اس کا مطلب ہے کہ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا جن بوتل میں بند نہ ہو سکے گا۔

پاکستان وسائل سے مالا مال ملک ہے اس کی جغرافیائی اہمیت ہے، جنگلات، پہاڑ، دریا اور معدنی وسائل بہترین موسم یہ نعمتیں اس ملک کو میسر ہیں لیکن ان سے فائدہ اٹھانے کی کوئی منصوبہ بندی نہیں ہے۔ اب کچھ دنوں تک موسم برسات شروع ہونے والا ہے بارشوں سے اور گلیشیئر پگھلنے سے اتنا پانی آتا ہے کہ اگر اس پانی کو ڈیم بنا کر محفوظ کر لیا جائے تو ہم اس سے اتنی بجلی پیدا کر سکتے ہیں کہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے بعد بقیہ فاضل بجلی فروخت کر سکتے ہیں ایک تو ڈیموں سے پیدا ہونے والی بجلی سستی ہوگی بلکہ جو پانی کا ذخیرہ ہے وہ سارا سال کسانوں کو وافر مقدار میں مہیا کر کے زرعی میدان میں ترقی بلندیوں تک پہنچ سکتی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اپنے ملک کے کسانوں کو ایک طرف بجلی اتنی مہنگی دی جا رہی ہے اور دوسری طرف زرعی کھادیں بیج اور زرعی آلات بھی زیادہ قیمتوں کے ساتھ دیئے جاتے ہیں جس سے کسانوں کی لاگت آمدنی کی نسبت زیادہ ہے اس لئے زرعی شعبے کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بارشوں کا پانی دریاؤں کے پشتے مضبوط اور پختہ کر کے اور ڈیم بنا کر محفوظ کیا جائے اور قدرت کے اس انعام کی قدر کی جائے اگر اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر نہ کی جائے اور بار بار پہلو تہی کی جائے تو پھر ان قوموں اور حکمرانوں کے فیصلے آسمان پر ہو جاتے ہیں۔

کسانوں کی پیداوار کو منڈیوں تک پہنچانے اور ان کی صحیح قیمتں دلوانے کے لئے اقدامات اس بجٹ میں نہیں کئے گئے گو کہ منڈیوں میں قیمتوں کا تعین رسد اور طلب کے قانون کے تحت ہوتا ہے لیکن حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کسانوں کو سہولتیں دے۔

پیداوار اور جنس کو منڈیوں تک پہنچانے کے لئے ذرائع مہیا ہوں دوسرا سڑکوں کا نظام بہتر بنایا جائے تاکہ تیزی کے ساتھ پیداوار بغیر خراب ہوئے منڈیوں میں پہنچ جائے۔

جہاں تک تعلیمی میدان کا تعلق ہے اس کو ہمیشہ سے نظر انداز کیا گیا ہے سکولوں کی حالت اتنی خراب ہے کہ سوائے بہت غریب والدین کے جو اپنے بچوں کے تعلیمی اخراجات بالکل ادا نہیں کر سکتے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیتے ہیں اور کسمپرسی کی حالت میں بغیر کمروں، بجلی اور دیگر سہولتوں کے تعلیم حاصل کرتے ہیں دوسری طرف پرائیویٹ تعلیمی اداروں نے تعلیم کو ایک کاروبار بنا لیا ہے ان کا کام صرف اور صرف دولت اکٹھی کرنا ہے یہ معاشرہ کی پسماندہ اور گری ہوئی سوچ کی نشاندہی کرتی ہے۔ جب قومیں اقدار، اخلاق اور انصاف سے دور جا پڑتی ہیں تو پھر ان کا کوئی مستقبل نہیں ہوتا اور یہ کمزور سے کمزور تر ہوتی جاتی ہیں اور دوسری طاقتور قوم کی یا تو غلامی کرتی ہیں یا ان کے زیر نگیں آ جاتی ہیں۔ ملک کو اس بارہ میں سوچنا ہوگا ورنہ؟

اگر صحت کے نظام کی طرف غور کیا جائے تو پاکستان میں خدا نے بڑے بڑے دماغ پیدا کئے ہیں ایسے ایسے ذہین ڈاکٹرز ہیں کہ وہ دنیا میں کسی کا بھی مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن ہمارے ہاں اس نظام میں جو کمزوری اور جھول ہے اور کرپشن ہے اس کی وجہ سے یہ دماغ ملک کو چھوڑ رہے ہیں اور دوسری قومیں ان سے فائدہ حاصل کر رہی ہیں۔ سرکاری ہسپتالوں کا کوئی پرسان حال نہیں عوام دھکے کھا رہے ہیں ڈاکٹرز نہیں ہیں، دوائیاں نہیں ہیں۔ جدید مشینیں لگا دی گئی ہیں لیکن ان کو استعمال کرنے کے لئے کوئی ہنرمند موجود نہیں۔ ہسپتالوں میں بیڈ نہیں ہیں۔ بجلی نہیں ہے پانی نہیں غریب چلا جائے تو وہ رُل جاتا ہے سرکاری ڈاکٹرز پرائیویٹ پریکٹس کو ترجیح دیتے ہیں اور مریضوں سے منہ مانگی فیس وصول کرتے ہیں پہلے ڈھیروں فیس جمع کرواؤ پھر آپریشن ہوگا۔ خواہ مریض آپریشن کے میز پر اللہ کے حضور حاضر ہو جائے۔ خوف خدا ختم ہو گیا ہمدردی نام کی کوئی چیز نہیں رہی اور اپنا موت کا دن یاد نہیں۔ غیر قومیں جانوروں تک کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہیں اور ہم ہیں کہ انسان اور جانور کے درمیان فرق بھلا کر دولت اور سستی اور عارضی شہرت کے مرض میں مبتلا ہو کر دین اور دنیا دونوں میں ناکامی کی طرف گامزن ہیں۔

مکرم مقصود احمد ریحان صاحب

آنحضرت ﷺ ۔ بے مثال معلم دین و دنیا

نبی کریم ﷺ انسان کامل تھے اور ان کی حیات طیبہ کا کوئی گوشہ تشنہ یا نامکمل نہیں تھا۔ انہوں نے عام لوگوں کے درمیان زندگی بسر کی۔ بچپن سے بڑھاپے تک آپ ﷺ انہی لوگوں کے درمیان رہے اور انہیں اخلاق و معاشرت سے لے کر نظام مملکت کے آداب تک کی تعلیم دیتے رہے۔ دنیا کے غیر مسلم مورخین بھی اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ آپ سرزمین حجاز کے غیر مہذب بدوؤں کو مختصر سے عرصہ میں اپنی انہی تعلیمات کے ذریعے راہ راست پر لے آئے۔ آپ ﷺ نے تجارت سے لے کر سیاست تک اور دنیا سے لے کر آخرت تک ہر معاملے میں لوگوں کی راہنمائی کی۔

آنحضور ﷺ نے جس انداز پر دین اسلام کی تبلیغ کی وہ نہ صرف یہ کہ انتہائی مؤثر اور کامیاب تھا بلکہ اس سے تعلیم و تربیت کے ایسے اوصاف بھی نمایاں ہوئے جو متعلمین اور معلمین دونوں ہی کے لئے روشن مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس دور کے ریگزار عرب کا جائزہ لیا جائے تو مسجد نبوی کی پہلی درسگاہ اور اصحاب صفہ پر مشتمل متعلمین کی پہلی جماعت سب سے منفرد نظر آتی ہیں لیکن انتہائی قلیل عرصے میں یہ عمل بہت وسعت اختیار کر گیا۔ ایسے بیسیوں ادارے قائم ہوگئے جنہیں اس دور کی درسگاہوں کی حیثیت حاصل تھی۔ آپ ﷺ نے خود لوگوں کو تعلیم دی اور پھر ان لوگوں میں سے دوسروں کو تعلیم دینے کے لئے افراد کا انتخاب بھی کیا۔ درس و تدریس کا یہ سلسلہ آپ ﷺ کی حیات کے بعد بھی جاری رہا۔

لوگوں کو علم دینا ہی وہ فریضہ تھا جس کے لئے تمام انبیاء کرام مبعوث کئے گئے تھے۔ ان تمام معلمین میں رسول اللہ اکرم ﷺ کو مثالی معلم کی حیثیت حاصل ہے۔

آپ ﷺ نے ایک موقع پر واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ ’العلم سلاحی‘ یعنی علم میرا ہتھیار ہے۔

آنحضور ﷺ کو جو علم عطا ہوا تھا، آپؐ نے اسے دوسروں تک بھی بطریق احسن منتقل کیا اور اس طرح نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی حرف بہ حرف پیروی کی بلکہ جہالت سے نجات حاصل کرنے میں لوگوں کی معاونت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے علم کے فروغ کے لئے جو اقدامات فرمائے ان میں سے ایک اہم واقعہ ان قیدیوں کا ہے جو کفر و اسلام کے پہلے معرکہ بدر میں مسلمانوں کی قید میں آگئے۔ اس دور کی عرب روایت کے مطابق ان لوگوں کو جو قید ہو جاتے قتل کر دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں ان قیدیوں کے لئے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے ایک منفرد فیصلہ فرمایا۔ ایسے قیدی جو پڑھے لکھے تھے، ان کو الگ کر لیا گیا۔ ان کے بارے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں اور اس کام کے معاوضہ میں ان کی جان بخش دی جائے گی۔ رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ کا یہ فیصلہ صلہ رحمی کے ساتھ ساتھ علم اور اشاعت علم کی ایک منفرد مثال بھی ہے کہ مسلمانوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے لئے ان لوگوں سے بھی مدد لی گئی جو اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ یہ حصول علم اور اکتساب علم کا وہ عظیم نمونہ تھا جس کی بنیاد خود رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ کیا دیکھتے ہیں کہ مسجد میں دو حلقے لگے ہوئے ہیں۔ ایک حلقہ قرآن کریم پڑھنے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں مصروف ہے جبکہ دوسرا حلقہ علم سیکھنے اور سکھانے میں لگا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں ہی حلقے اچھے ہیں۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت اور دعا میں لگے ہوئے ہیں، اللہ چاہے دے، چاہے نہ دے اور یہ دوسرے حلقہ والے علم سیکھ اور سکھا رہے ہیں اور میں معلم اور استاد بنا کر بھیجا گیا ہوں چنانچہ آپ ﷺ اس حلقہ میں بیٹھ گئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے“۔

آپ ﷺ جب کسی بات کا حکم فرماتے تو پہلے خود عمل فرماتے، پھر لوگ اس کو اپناتے اور جس طرح سے آپ کو عمل کرتے دیکھتے ویسے ہی عمل کرنا شروع کر دیتے۔ آپ کے اخلاق قرآنی تعلیمات کا آئینہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے بندوں کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔

آپ ﷺ اپنے اخلاق و کردار اور تمام حالات میں اپنی امت کے لئے نمونہ ہیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ عمل و کردار کے ذریعہ تعلیم و تربیت کرنا زیادہ قوی اور مؤثر ہوتا ہے اور سمجھنے اور یاد کرنے میں بھی معاون ہوتا ہے۔ آدمی کو اس کی اقتدا کرنے اور اپنانے پر آمادہ کرتا ہے اور یہی تعلیم دینے کا فطری طریقہ ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے طریقہ تعلیم کا یہ پہلو سب سے نمایاں تھا اور آپ ﷺ کی یہ خصوصیت آپ ﷺ کے سچے نبی ہونے کے دلائل میں سے سب سے بڑی دلیل تھی کہ جو حکم لے کر آئے اس پر عمل کیا اور جن چیزوں سے روکنے کا حکم لے کر آئے ان باتوں سے خود رکے۔ جو نصیحت فرماتے اس کو پہلے خود اپناتے۔ جن چیزوں سے ڈراتے پہلے ان سے خود ڈرتے۔ لوگوں کو رحمت خداوندی کی امید دلاتے جبکہ آپ ﷺ خود امید کا پیکر تھے۔ سب کا خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ پر جو شریعت نازل ہوئی اپنے آپ کو اس کے تابع بنا لیا۔ اسی کو صراط مستقیم پر چلنے کا رہبر بنا لیا جس پر پوری زندگی عمل پیرا رہے۔

رسول اللہ ﷺ تعلیم دینے میں بتدریج یعنی مرحلہ وار سکھانے کی رعایت فرماتے تھے جو چیز زیادہ اہم ہوتی اس کی تعلیم پہلے دیتے پھر اس کے بعد جو چیز ضروری ہوتی اس کو بتاتے اور تھوڑا تھوڑا وقفہ دے دے کر تاکہ سمجھنا اور عمل کرنا آسان ہو نیز دل میں بات اچھی طرح اتر جائے۔

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہم لوگ سب کے سب بالکل نوجوان تھے، سن بلوغ کو پہنچنے والے تھے۔ ہم لوگوں نے قرآن کریم سیکھنے سے قبل ایمان سیکھا۔ ایمان کے بعد پھر قرآن سیکھا۔ اس سے ہمارے ایمان میں اور ترقی ہوئی۔

بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن بھیجا اور فرمایا تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ لہٰذا ان کو پہلے اس بات کی دعوت دینا کہ معبود برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور میں بلاشبہ اس کا رسول ہوں۔ پھر جب وہ اس کو مان لیں تو ان کو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور انہی کے فقیروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ وہ جب اس کو تسلیم کر لیں تو دیکھو ایسا نہ کرنا کہ ان کے اچھے اچھے مال چھانٹ کر لے لو بلکہ درمیانی لو۔ مظلوم کی بددعا سے بچو کہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں (یعنی مظلوم کی دعا فوراً قبول ہوتی ہے)

پھر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم و تربیت اور دعوت و تبلیغ میں پہلے بنیادی باتوں کو بتایا جائے۔ پھر اس کے بعد جزئیات کو بتایا جائے اس طرح تعلیم و تربیت زیادہ مفید ہوتی ہے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے اوقات اور حالات کی رعایت فرماتے ہوئے ان کو وعظ فرماتے اور دینی باتیں سکھاتے تھے کہ کہیں اکتاہٹ نہ پیدا ہو جائے۔ اسی کے ساتھ میانہ روی اختیار فرماتے تھے۔ وعظ کو بہت لمبا نہ فرماتے تھے کہ لوگ سنتے سنتے اکتا جائیں اور آپ ﷺ کی باتوں کو بے دلی کے ساتھ سنیں بلکہ ابھی ان کے اندر شوق و طلب باقی ہی رہتا تھا کہ وعظ ختم فرما دیتے تھے۔

پھر تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی اگر بات واضح نہ ہوتی کہ فوراً سمجھ میں آجائے تو موازنہ اور مثال کے ذریعہ اس کا سمجھنا آسان بنا دیتے جس سے شریعت کا منشا و مقصد سمجھ میں آجاتا۔ شریعت کے وہ امور بھی ذہن میں آسانی سے اتر جاتے جو بہت غور و خوض کے بعد ہی سمجھ میں آسکتے ہیں۔

مثلاً امام بخاریؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ بنو جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ عرض کیا میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’ہاں‘ ماں کی طرف سے حج کرو۔ یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو ادا کرتیں کہ نہ کرتیں؟ اس عورت نے جواب دیا۔ ہاں! قرض ادا کرتی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب یہ ہے تو ماں پر جو اللہ کا حق ہے اس کو بھی ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا حق پورا کرنا تو اور ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ بات کو اچھی طرح سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے اکثر کسی چیز کی مثال بیان کر کے یا تشبیہ دے کر بات واضح کرنے کا حکیمانہ انداز اپناتے تھے۔ مثالیں ایسی چیزوں کی دیتے تھے جن کو لوگ دیکھتے رہتے ہوں یا جن کا مزہ چکھتے رہتے ہوں۔ وہ چیزیں ان کو محسوس ہوتی ہوں اور مل بھی سکتی ہوں۔ اس انداز سے آپ ﷺ جو چیز سمجھانا چاہتے اس کو اس طرح آسان بنا دیتے تھے کہ طالب علم فوراً سمجھ جائے اور جو بات سکھانا یا جس چیز سے ڈرانا چاہتے تھے وہ مکمل طور پر واضح ہو جاتی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کو دے کر بھیجا ہے، اس کی مثال اس موسلا دھار بارش کی طرح ہے کہ جو زمین پر نازل ہوئی۔ زمین کے جس اچھے حصے پر پڑی اس نے پانی کو جذب کر لیا اور چارہ اور گھاس اگا کر سبزہ زار بن گئی اور زمین کے جو حصے بنجر اور سنگلاخ تھے انہوں نے پانی کو روک لیا۔ اس پانی سے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ پیا بھی اور کھیتی باڑی کا بھی کام لیا۔ یہی پانی زمین کے اس حصہ کو پہنچا جو مسطح چٹیل تھا۔ اس میں نہ پانی رکا اور نہ کچھ سبزہ اگا۔ پہلی مثال اس شخص کی ہے جس نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جو تعلیمات دے کر بھیجا ہے ان کو خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔ دوسری مثال اس شخص کی ہے جس نے ہماری بات کو مانا لیکن عمل نہ کیا اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچا اور خود کو کچھ نہ حاصل ہوا۔ تیسری مثال اس شخص کی ہے جس نے نہ سنا اور نہ مانا تو نہ خود کو فائدہ پہنچا نہ دوسروں کو فائدہ پہنچایا۔

پھر رسول اللہ ﷺ سوال کرنے والے کے سوال کا جواب دیا کرتے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ نے بہت سے شرعی احکام و مسائل اور دین کی باتوں کو صحابہ کرامؓ کے سوالوں کے جواب میں سکھایا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ہدایت فرمائی کہ جو مشکلات و پریشانیاں پیش آئیں ان کے بارے میں پوچھ لیا کریں۔ اسی طرح جو دینی فرائض اور شرعی مسائل نہ معلوم ہوں ان کو بھی معلوم کر لیا کریں۔

ابوداؤد نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے فرمایا کہ ناواقفیت و جہالت کا علاج سوال ہے۔

صحابہ کرامؓ کو جو سوالات مشکل معلوم ہوتے تھے یا کسی بات میں شک شبہ ہوتا تھا، ان کو سمجھنے اور وضاحت کے لئے یا ایمان میں اضافہ کی غرض سے رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتے تھے اور آپ ﷺ ہر ایک کے سوال پر کافی وشافی جواب دیا کرتے تھے جس سے ان کے دل مطمئن ہو جایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کبھی کبھی بعض صحابہ کرامؓ کا امتحان لینے اور کسی علمی چیز کے بارے میں ان سے سوال کرتے تا کہ ان کی ذہانت وواقفیت معلوم کریں۔ وہ اگر صحیح جواب دیتے تو آپ ان کے سینے پر ہاتھ رکھتے اور تعریف وہمت افزائی کرتے۔

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے سوال کیا کہ ابومنذر تمہارے نزدیک قرآن کریم کی کون سی آیت بڑی اور اہم ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابومنذر کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے عظیم الشان ہے؟ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا ''اللّٰہ لا الہ الا ھو الحی القیوم'' فرماتے ہیں کہ جواب سن کر آپ ﷺ نے میرے سینے پر دست مبارک رکھا اور فرمایا ابومنذر علم تمہیں مبارک ہو۔

پھر آپ ﷺ کبھی کبھی صحابہ کرامؓ کو تفریح اور دلچسپی کے انداز میں باتیں بتاتے تھے لیکن اس تفریحی انداز میں بھی آپ ﷺ سچی باتیں ہی فرماتے تھے۔ بہت سی علمی باتیں تفریح و مذاق کے انداز میں صحابہ کرامؓ کو سکھا دیتے۔ اس سلسلہ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو سواری کے لئے اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا۔ اس شخص نے کہا اللہ کے رسول ﷺ اونٹنی کا بچہ لے کر میں کیا کروں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اونٹ کو اونٹنی ہی تو جنتی ہے۔

اس سادہ اور معمولی واقعہ میں کئی باتیں سیکھنے کی ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ طالب علم جب کوئی بات سنے تو اس پر غور کرے۔ اس کی تردید میں جلدی نہ کرے۔ یہ پہلو بہت اہم ہے جو طالب علم کو کامیابی کا راز بتاتا ہے۔ حدیث بالا میں تفریحی انداز میں ذہن کو غور وفکر پر آمادہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جو درست وحق ہے لہٰذا آپ ﷺ کا یہ مذاق بھی تفریح کے ساتھ حقیقت ہی بیان کرتا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ کتابت کو بھی تعلیم کا وسیلہ بناتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے کاتبوں کی تعداد 40 کے قریب تھی جو آپ ﷺ سے سن کر قرآن کریم لکھا کرتے تھے۔ کچھ کاتب خطوط نویسی کیلئے مخصوص تھے جو دور دراز علاقوں اور بادشاہوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے لکھے جاتے تھے۔ کچھ کاتب دوسرے معاملات لکھنے کیلئے مقرر تھے۔

صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بعض صحابہؓ کو کتابت حدیث کا بھی حکم فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی سنتا تھا لکھ لیا کرتا تھا۔ چاہتا تھا کہ اس کو یاد کرلوں۔ قریش نے مجھ کو منع کیا اور کہا، کیا ہر بات جو رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو لکھ لیتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ انسان ہیں کبھی غصہ اور کبھی خوشی کی حالت میں بات کرتے ہیں؟ اس کے بعد میں نے لکھنا بند کردیا۔

بعد میں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، (ہماری بات سن کر) آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دہن مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا تم لکھا کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے حق بات ہی نکلتی ہے۔

پھر تعلیم وتربیت کی ایک حکیمانہ صورت یہ بھی ہے کہ استاد طالب علم کی کج خلقی پر ڈانٹنے بگڑنے کی بجائے نرمی اور اچھی مثال کے ذریعہ سمجھائے، جہاں تک ممکن ہو صراحت سے کام نہ لے بلکہ محبت اور شفقت کے ساتھ استعارہ وکنایہ سے کام لے۔ اس لئے کہ صراحت رعب کا پردہ اٹھا دیتی ہے اور طالب علم میں ہمت وجرأت پیدا کر دیتی ہے اور وہ مخالفت پر اتر آتا ہے۔

اس سلسلہ میں معاویہ بن حکمؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص کو چھینک آ گئی۔ میں نے چھینک سن کر نماز میں ہی یرحمک اللّٰہ کہہ دیا۔ (میرے اس کہنے) پر لوگ مجھے کنکھیوں سے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا حیرت ہے تم لوگ کیوں مجھے اس طرح دیکھ رہے ہو؟ میری بات سن کر وہ لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے۔ جب میں نے محسوس کیا کہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں تو میں چپ ہو گیا۔

پھر جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں نے نہ آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔ خدا کی قسم نہ آپ ﷺ نے مجھے ڈانٹا، نہ مارا، نہ برا بھلا کہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو نماز میں کسی طرح کی بات نہیں کی جاتی۔ نماز میں تو اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اس کی بڑائی بیان کی جاتی ہے اور قرآن پڑھا جاتا ہے۔ (یعنی نماز میں چھینکنے والے کا جواب دیا جاتا ہے، نہ سلام کا جواب دیا جاتا ہے نہ ہی کسی سائل کے سوال کا جواب دیا جاتا ہے)۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ناواقف کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے، اچھے انداز سے اس کو سکھایا جائے، نرمی سے پیش آیا جائے اور اخلاق کریمہ کے ذریعہ صحیح بات سے اس کو مانوس وقریب کیا جائے۔

بعثت نبوی ﷺ کے بعد کی تاریخ نے یہ آئینہ کی طرح واضح کردیا ہے کہ آپ ﷺ ایک بے مثال معلم تھے (وہ معلم جو قیامت تک کے آنے والے معلموں کے لئے نمونہ ہیں)۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے انسانیت کا کیا حال تھا اور آپ ﷺ کی بعثت کے بعد وہ کس بلندی پر پہنچی اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی آمد نے دنیائے انسانیت میں عظیم انقلاب پیدا کردیا۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد بنی نوع انسان نے تعلیم ورہنمائی کے جو نمونے دیکھے ہیں، اس کا سرسری جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ یہ نمونے اس مربی بے مثال کی عظمت کی سب سے بڑی دلیل ہے جس کے سامنے وہ تمام بڑے بڑے لوگ جن کی شہرت ہے اور جن کا تعلیم وتربیت کے میدان اور اس کی تاریخ میں ذکر آتا ہے، بونے نظر آتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ میں کون سا ایسا استاد اور مربی گزرا ہے جس کے ہاتھوں اتنی بڑی اور راست باز تعداد میں لوگ تیار ہوئے ہوں جتنی بڑی تعداد میں رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے ذریعہ تیار ہوئے۔ جن لوگوں کی تربیت آپ کے ہاتھوں ہوئی وہ آپ کی بعثت سے قبل کیا تھے اور پھر کیا ہو گئے۔ ؎

صادفتهم قوما كروث ذلة
فجعلتهم كسبيكة العقيان

یعنی آپؐ نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل قوم پایا اور انہیں خالص سونے کی ڈلی کی مانند بنا دیا۔

ان کا ایک ایک فرد اس مربی کامل اور اس کی عظمت شان کا زندہ وجاوید ثبوت پیش کرتا ہے۔

آپ کی تربیت کے یہ نمونے ایک بڑے ماہر قانون کے اس بہترین قول کو یاد دلاتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے علاوہ جو عمل کے پیکر تھے کوئی اور معجزہ نہ ہوتا تو صرف ان اصحاب رسول کا وجود ہی آپ کی نبوت کے ثبوت کے لئے کافی تھا۔

آپ ﷺ کی شخصیت اور آپ ﷺ کے قول وفعل کے حوالے سے دیکھا جائے تو آپ ﷺ میں مثالی معلم کی تمام خصوصیات نظر آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے درس وتدریس سے لے کر تعلیمی انتظام تک جو طریقے رائج فرمائے انہیں جدید تعلیمی نظام میں بھی رہنما حیثیت حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم کو مسلمانوں کی اہم مذہبی ذمہ داری بنا دیا اور اسی انداز سے اس کے فروغ کے لئے ذاتی محنت کی۔ آپ ﷺ نے جو بھی اقدامات کئے وہ اتنے مؤثر اور کارآمد ثابت ہوئے کہ آپ ﷺ کے بعد بھی صدیوں تک مسلمان علم وفن کے معاملے میں دوسری قوموں کی راہنمائی کرتے رہے۔

جو شخص بھی تعصب کی عینک اتار کر اس نبی امی کی حیات مبارکہ پر غور کرے گا وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپ ﷺ استاد ومربی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول برحق تھے اور حقیقی معنی میں آپ ﷺ پورے عالم کے قائد وسردار تھے۔ عربوں کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے مشہور مستشرق کارلائل لکھتا ہے:

''عرب ایسے لوگ تھے جو صحراء کی زندگی گزار رہے تھے کبھی یہاں کبھی وہاں خیمے لگاتے تھے۔ دنیا کی قوموں کے سامنے یہ کسی شمار میں نہ تھے لیکن محمد ﷺ آئے اور ان کی تربیت فرمائی تو وہ اپنے علم وعرفان سے نگاہوں کا مرکز بن گئے۔ تعداد میں تھوڑے تھے اور بڑھ کر جم غفیر بن گئے۔ ذلیل تھے عزت وشرف کے مالک بن گئے۔ ایک صدی بھی نہیں گزرنے پائی تھی کہ ان کے علم وعقل سے دنیا کا کونہ کونہ روشن ہو گیا''۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود آنحضور ﷺ کے اس کمال پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جسمانی علوم پر نازاں ہونا حماقت ہے۔ چاہئے کہ تمہاری طاقت روح کی طاقت ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑھایا اور ان سے مدد دی بلکہ فرمایا کہ وایدھم بروح منہ یعنی اپنی روح سے مدد دی۔ صحابہ اُمّی تھے۔ ان کا نبی (سیدنا محمد ﷺ) بھی اُمّی۔ مگر جو پُرحکمت باتیں انہوں نے بیان کیں، وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوجھیں۔ کیونکہ ان کو خدا تعالیٰ کی خاص تائید تھی۔ تقویٰ وطہارت و پاکیزگی سے اندرونی طور سے مدد ملتی ہے۔ یہ جسمانی علوم کے ہتھیار کمزور ہیں، ممکن بلکہ اغلب ہے کہ مخالف کے پاس ان سے بھی زیادہ تیز ہتھیار ہوں۔ پس ہتھیار وہ چاہئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے۔ وہ ہتھیار سچی تبدیلی اور دل کا تقدس وتطہر ہے۔ جسے نزول الماء ہو وہ دوسروں کے نزول الماء کو کیا تندرست کرے گا۔ صاحب باطن کی بات اگر اس وقت بظاہر رد بھی کردی جائے تو بھی وہ خالی نہیں جاتی بلکہ انسانی زندگی پر ایک خفیہ اثر کرتی ہے''۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو آنحضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے تمام پہلوؤں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تلاوت سننے والے فرشتے

بخاری میں حضرت اسید بن حضیرؓ کا ایک کشف ملتا ہے آپؓ نے اپنا یہ کشف نبی کریمؐ کو سنایا کہ:

''میں تہجد کی نماز میں سورۃ بقرۃ کی تلاوت کر رہا تھا۔ قریب ہی ہمارا گھوڑا بندھا تھا پاس ہی میرا بیٹا یحییٰ سویا ہوا تھا۔ جب میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگا تو اچانک میرا گھوڑا بدکنے لگا میں خاموش ہوا تو گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر جب میں بلند آواز سے تلاوت کرتا تو وہ بدکنے لگتا۔ میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ گھوڑا کوئی چیز آسمان پر دیکھ کر بدکتا ہے۔ میں اس ڈر سے کہ گھوڑے کے بدکنے سے اس کی لات میرے پاس سوئے بیٹے کو نہ لگ جائے، تلاوت کرنے سے رک جاتا تھا۔ آنحضرتؐ فرمانے لگے کہ اے اسید بن حضیر تجھے تلاوت جاری رکھنی چاہئے تھی انہوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ میں نے تلاوت جاری رکھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے ایک سائبان ہے اور اس میں روشنیاں اور قمقمے ہیں مگر مجبوراً مجھے تلاوت اس لئے روکنی پڑی کہ گھوڑے کے بدکنے کی وجہ سے کہیں میرے بچے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ ''اے اسید بن حضیر یہ تو فرشتے تھے جو خوش الحانی سے تمہاری تلاوت قرآن سن کر قریب آ گئے تھے اور انہوں نے چراغوں اور قمقموں کا روپ دھار لیا تھا اگر تم قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے تو خواہ دن چڑھ جاتا ایک دنیا یہ نظارہ کرتی کہ تم تلاوت کر رہے ہو اور آسمان سے ایک نور کا نزول ہو رہا ہے اور قمقمے جگمگ کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں''۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب نزول السکینۃ والملائکۃ)

☆..................☆..................☆

مکرم عبدالولی قیوم صاحب

ابا جان محترم عبدالباری قیوم شاہد صاحب کا ذکر خیر

میرے والد 19 نومبر 2015ء کو ہارٹ فیل ہو جانے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ آپ کی پیدائش 20/اگست 1942ء بروز جمعۃ المبارک اپنے آبائی گھر شرقپور ضلع جالندھر میں ہوئی۔ محترم والد صاحب کا تعلق موضع صریح ضلع جالندھر کے مشہور صوفی خاندان سے تھا۔ آپ کے دادا جان حضرت حکیم میاں فتح الدین صاحب (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) اوران کے برادر اکبر حضرت مولوی عمردین صاحب صاحب کشف و رؤیا صالح بزرگ تھے اوران کے والد مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب جماعت کے فدائی خادم اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی شخصیت تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے نامور مجاہد سابق امام بیت لندن حضرت خان صاحب مولانا فرزند علی صاحب آپ کے والد صاحب کے تایازاد بھائی تھے۔ والد صاحب مرحوم والدین کے خدمت گزار، عبادت گزار، دعا گو، نماز پنجگانہ اور نماز تہجد پابندی سے ادا کرتے۔ ہم نے انہیں ہمیشہ خدمت دین اور خدمت خلق کے لئے مستعد پایا۔ والد صاحب مرحوم نے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا نوعمری میں بڑے انہاک سے مطالعہ کیا۔ الفضل کا مطالعہ آپ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

دعوت الی اللہ کا شوق آپ کو نوجوانی کے دور سے ہی تھا کئی سعید روحیں آپ کے ذریعہ سے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئیں۔ جہاں جہاں بھی قیام رہا مختلف جماعتی و تنظیمی عہدوں پر فائز رہ کر گرانقدر دینی خدمات سرانجام دیں۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ میں اپنے والدین و دیگر بہن بھائیوں کے ہمراہ باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ ربوہ میں پہلے جلسہ پر کراچی سے اپنے تمام افراد خانہ کے ساتھ شامل ہوئے بڑے نڈر اور پُرجوش اور سچے احمدی تھے۔ علی الصبح منہ اندھیرے اٹھتے اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ بعد میں قرآن کریم کی بلند آواز میں تلاوت کرتے۔ اس کے بعد پھر اپنی چائے خود تیار کرتے اور ساتھ ساتھ بلند آواز سے درثمین اور کلام محمود سے ترنم سے نظمیں پڑھتے جن کا دل پر ایک خاص اثر ہوتا پھر سب بچوں کو آوازیں دیتے کہ اٹھو اور نماز فجر کی تیاری کرو۔ ربوہ کی تعمیر کے ساتھ ہی آپ کے والد صاحب کیپٹن شیخ نواب دین صاحب نے خصوصی طور پر قصر خلافت کے عین سامنے پہاڑی کے دامن میں چار کنال کا قطعہ خرید کر اپنا ذاتی مکان تعمیر کروا کے اپنے بچوں کو ربوہ میں دینی تعلیم اور تربیت کے لئے رکھا۔ والد صاحب بتاتے تھے کہ دادا جان اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس امر کا کوئی افسوس نہیں ہے کہ میرے بچے دنیاوی لحاظ سے پیچھے رہ گئے ہیں بلکہ مجھے اس بات پر خوشی ہے اور اطمینان ہے کہ میرے سارے بچے نیک، دیندار اور احمدیت کے شیدائی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم ڈرگ روڈ کراچی، لاہور اور کالا ضلع جہلم میں حاصل کی اور پھر ربوہ مستقل طور پر رہائش پذیر ہونے کے بعد تیسری جماعت سے دوبارہ تعلیم کا آغاز کیا۔ نومبر 1957ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور جنوری 1967ء میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری پائی۔ اس دوران 1961ء میں میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا اور پھر 1966ء میں فاضل عربی بھی پاس کیا اور پھر اگلے سال ادیب فاضل (اردو) انٹرمیڈیٹ کا امتحان بھی پاس کیا۔ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے دوران اکثر تعطیلات سلسلہ کے مختلف اداروں کے لئے جماعتوں کے تربیتی دورے کرنے کے لئے رضا کارانہ وقف کرتے رہے ان میں تحریک جدید، وقف جدید اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ شامل ہیں ان کے علاوہ وقف عارضی کے لئے دو سے چھ ہفتے کئی بار وقف کر کے کراچی، لاہور اور بالاکوٹ میں خدمت کی توفیق ملی۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے قیام نخلہ (جابہ) کے دوسفروں میں تقریباً ایک ایک ماہ خدمت کا اعزاز حاصل ہوا اسی دوران والد صاحب نے سلسلہ کے اخبار و رسائل اور ملکی اخبارات و رسائل میں لکھنا شروع کیا والد صاحب کے لکھے ہوئے بعض آرٹیکل اور لطائف ریڈیو پاکستان بچوں کی دنیا پروگرام میں بھی نشر ہوئے۔ والد صاحب کا شمار جامعہ کے اچھے مقررین میں ہوتا تھا اور متعدد بار تقریری مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ کو مارچ 1965ء میں تالیفات شروع کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ کتابچہ مختصر تعارف کتب حضرت مسیح موعود شائع ہوا۔ جس کے تسلسل میں اجمالی تعارف اور پھر مہدی موعود کے علمی خزانے شائع ہوئیں۔

تمام تالیفات پر سلسلہ کے اخبار و رسائل اور ہفتہ وار لاہور اور جماعت کے جید علماء نے شاندار تعریفی تبصرے کئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی جلسہ سالانہ میں والد صاحب کی تالیفات مہدی موعود کے علمی خزانے، ربوہ، قادیان، ایاز محمود اور عقیدت کے پھول کا ذکر فرمایا۔ الغرض ابا جان کی تالیفات سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں گراں بہا اضافہ ہیں۔ شعبہ تعلیم القرآن کے تحت 1980ء سے 1982ء تک وقف کر کے ہمہ وقت خدمت کی سعادت حاصل ہوئی اس دوران رمضان المبارک میں تین سال میں پورے قرآن کریم کا درس دینے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک میں ابا جان کو جماعت احمدیہ بدین، مارٹن روڈ اور گلشن اقبال کراچی میں بھی درس القرآن دینے کی توفیق ملی۔ 1968ء میں والد صاحب نے ٹی آئی کالج میں داخلہ لیا کالج میگزین المنار کے ایڈیٹر بنے اور عربی سوسائٹی کے سیکرٹری بھی۔ بی اے اعلیٰ درجہ اول میں پاس کیا جامعہ میں دوران تعلیم، والد صاحب فٹ بال، کرکٹ اور بیڈمنٹن میں حصہ لیتے رہے۔ اگست 1986ء سے اگست 1987ء تک گھانا کے شہر ''وا'' میں قائم نصرت جہاں ٹیچرز ٹریننگ کالج میں نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے آپ کو لیکچرار کی حیثیت سے خدمات کی توفیق ملی۔ نیز انہیں جلسوں میں (اور بعض دیگر ریجنل جلسوں میں) حضرت مسیح موعود کا عربی منظوم کلام خوش الحانی سے سنانے کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوئی جس کو غانا ٹیلیویژن نے بھی جلسوں کی کارروائی کے ساتھ نشر کیا۔ 1966ء کے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز شبینہ اجلاس میں بیت المبارک ربوہ میں آپ کو تقریر کرنے کا موقع ملا۔ ربوہ کے مختلف حلقہ جات میں جماعت اور ذیلی تنظیموں کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ معتمد مقامی کی حیثیت سے جب آپ ربوہ سے کراچی رخصت ہوئے تو ایوان محمود کے بالائی ہال میں مکرم محمود احمد بنگالی صاحب مہتمم مقامی کی صدارت میں آپ کو شاندار ایڈریس اور دعوت اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

آپ کی خدمات کے دور میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے 27 ویں پوزیشن سے بڑھ کر تین سال میں تیسری، دوسری اور پھر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کو مثالی کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ مئی 1993ء سے 1999ء اور 2006ء سے 2007ء میں بطور زعیم اعلیٰ خدمت کی توفیق ملتی رہی اور نہ صرف پہلی دس مجالس میں شامل رہی بلکہ 1994ء میں پاکستان بھر میں دوم اور 2006ء میں اول پوزیشن عطا ہوئی۔ والد صاحب کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ 1950ء میں آپ نے کراچی سے ایک ہی بوگی میں اپنے والدین و دیگر بھائی بہنوں کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی معیت میں سفر کیا۔ ربوہ کے حلقہ بیت المبارک کے قریب رہائش کی وجہ سے خلفائے سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود کی بزرگ ہستیوں سے آپ کا قریبی مخلصانہ وعقیدت مندانہ تعلق رہا اور آپ نے بھی ان سب کی شفقت سے بھرپور حصہ پایا۔ سلسلہ کی متعدد تاریخی کتابوں کی تدوین میں والد صاحب کو معاونت کا موقع ملا۔ خصوصاً لجنہ کے لئے حضرت مصلح موعود کے خطبات کے لئے دن رات کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے آخری سفر کراچی (چھ ہفتہ قیام) کے دوران والد صاحب زودنویس کے فرائض انجام دیتے رہے اور روزانہ 13 سے 14 گھنٹے خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ سلسلہ کی مالی تحریکوں کے لئے قربانی کا ریکارڈ ہمیشہ شاندار رہا۔ بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق پائی اور کسی امر کو مالی قربانی کی راہ میں روک نہ بننے دیا۔

دعا کریں کہ مولیٰ کریم ہم سب کو والد صاحب کے نیک نمونہ کو قائم رکھنے کی ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے اور انہیں اپنے آقا کے قدموں میں مقام قرب سے نوازے اور ان کے روحانی درجات بلند فرماتا رہے۔

☆............☆............☆

آسمانی کیمپ میں فرشتوں کا پہرہ

''14 جون 1905ء کی رات کو میاں احمد نور افغان نے باغ کے اندر کیمپ مسیح موعود کے گرد پہرہ دیتے ہوئے ایک چور پکڑا۔ چور قریب کے گاؤں کا ایک سکھ جاٹ ہے۔ موٹا تازہ جوان کوئی پانچ چھ من اس کا وزن ہوگا۔ لنگوٹا کسے ہوئے بدن پر تیل مل کر اور ایک بڑا چھرا ہاتھ میں لئے ہوئے معلوم نہیں کس کس بد ارادے کے ساتھ اندھیری رات کے وقت باغ کے اندر آ گھسا۔ اگرچہ رات کے وقت باغ کے اندر اور باہر پہرہ ہوتا ہے۔ تاہم پہرہ والا ایک ہی وقت میں سب طرف نگاہ نہیں ڈال سکتا۔ چور خود ہوشیار ہو کر اسی طرف سے آتا ہے۔ جہاں سے اس کا بچاؤ ہو۔ رات کی تاریکی۔ اس پر گنجان درختوں کی گنجائش۔ پھر باہر نکل کر کھلا میدان۔ ایک مضبوط طاقتور جوان کے واسطے ہر طرح کے سامان مہیا تھے۔ کہ وہ اپنا بچاؤ کر کے بے خبر نکل جائے۔ اور اگر کسی کو خبر بھی ہو۔ تو اس طرح بھاگے۔ کہ کوئی پکڑ نہ سکے۔ مگر اس میں خدا کی ایک حکمت تھی۔ کہ باوجود اس قدر سامانوں کے ایک احمد نور نے اتنے بڑے شیطان کو پکڑ کر اس طرح جکڑ دیا جس طرح شیر کے پنجے میں ایک بکری آ جاتی ہے۔ اور وہ حکمت یہ تھی کہ آج سے ٹھیک 43 دن پہلے اسی باغ میں اور اسی جگہ جہاں یہ واقعہ ہوا ہے حضرت مسیح موعود نے خود اس عاجز کو بلا کر فرمایا تھا۔ کہ آج رات ہم نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ میں رات کو اٹھا ہوں۔ پہلے بشیر احمد شریف احمد ملے۔ پھر میں آگے جاتا ہوں۔ کہ پہرے والوں کو دیکھوں۔ تو میں کہتا ہوں۔ یا کوئی کہہ رہا ہے کہ اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ اس رؤیا کا حضرت مسیح امام نے کئی مجلسوں میں ذکر کیا۔ چنانچہ یہ رؤیا خدا کی تازہ وحی کی سرخی کے نیچے 27/اپریل 1905ء کو اسی اخبار کے پہلے صفحے پر ٹھیک 43 الفاظ میں درج کی گئی تھی۔ اور آج 43 دن کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ خدا نے اپنے فرشتوں کے پہرے کا ایک نمونہ دکھایا۔ چور کا آنا اور پکڑا جانا ممکن ہے۔ کہ کوئی کہہ دے۔ کہ ایک معمولی واقعہ ہے۔ مگر کیا 43 دن پہلے کی خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق ہونا بھی ایک معمولی بات ہے؟ مرسلان الٰہی کی صحبت ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ جس کی قدر صرف ان لوگوں کو ہو سکتی ہے۔ جو رضائے الٰہی کے بھوکے اور پیاسے اور منہاج نبوت سے آگاہ ہیں۔ وہ نادان جو خدا کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے کے واسطے اندر ہی اندر کمیٹیاں کرتے ہیں اور چوروں کی طرح منصوبے باندھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے گھات خفیہ کارروائیوں کی ظلمات میں ایسے پوشیدہ ہیں۔ کہ وہ خدا کے مسیح پر اپنا کاری وار کرنے کا یقین رکھتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اس چور کے قصے سے عبرت لے کر اپنا چوری کا پیشہ چھوڑ دیویں اور فرشتوں کے پہرے سے ڈریں۔ ورنہ یہاں جیل خانہ ہے اور وہاں جہنم۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ اس جگہ ہم ایسے چوروں کا نام لیں۔

(بدر۔ 8 جون 1905ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123522 میں احسن قدیر بھٹی

ولد عبدالرؤف بھٹی قوم بھٹی پیشہ ملازمتیں عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bait Us Sabauh ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 19 مئی 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 200 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احسن قدیر بھٹی گواہ شد نمبر 1۔ اکرم اللہ چیمہ ولد چوہدری اشرف دین گواہ شد نمبر 2۔ عبدالوہاب ولد حشمت علی

مسل نمبر 123523 میں حمیرا منور

زوجہ منور احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wl .West ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 40 گرام 1200 یورو (2) پلاٹ 2 کنال پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیرا منور گواہ شد نمبر 1۔ منور احمد ولد محمد عالم مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ طاہر احمد ولد مظفر احمد

مسل نمبر 123524 میں نازیہ نصیر

زوجہ مظفر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Aalen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور 60 گرام 1800 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نازیہ نصیر گواہ شد نمبر 1۔ ملک ذوالفقار علی ولد ملک فیروز دین گواہ شد نمبر 2۔ مظفر احمد ولد حاکم علی

مسل نمبر 123525 میں جاوید احمد

ولد لطیف احمد قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bartan ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 325 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جاوید احمد گواہ شد نمبر 1۔ سلطان احمد اٹھوال گواہ شد نمبر 2۔ Said Ahmad Arif S/o Mubrak Ahmed

مسل نمبر 123526 میں Alexandra Baron

زوجہ Tobias Bremehr قوم.... پیشہ.... عمر 28 سال بیعت 2013ء ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 200 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alexandra Baron گواہ شد نمبر 1۔ Afaq Ahmad S/o Mumtaz Ahmad گواہ شد نمبر 2 Tobias Bremehr S/o Chris Topher How Land

مسل نمبر 123527 میں Raza Ullah

ولد Khadim Hussain قوم آرائیں پیشہ ملازمتیں عمر 36 سال بیعت 2005 ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان 2.5 مرلہ 15 لاکھ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 200 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Raza Ullah گواہ شد نمبر 1۔ سلطان احمد اٹھول ولد چوہدری محمد یعقوب اٹھوال گواہ شد نمبر 2۔ Said Ahmed Arif S/o Mubrak Ahmed

مسل نمبر 123528 میں داؤد احمد

ولد منیر احمد قوم جٹ پیشہ بے روزگار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Berlen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین 8 کنال 10 مرلہ 14 لاکھ پاکستانی روپے (2) مکان 50 لاکھ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 400 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ داؤد احمد گواہ شد نمبر 1۔ سلطان احمد اٹھول ولد چوہدری محمد یعقوب گواہ شد نمبر 2۔ Said Ahmed Arif S/o Mubrak Ahmad

مسل نمبر 123529 میں یسرا کرن مجید

بنت عبدالمجید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Stuttgart ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ یسرا کرن مجید گواہ شد نمبر 1۔ عبدالمجید ولد حاجی محمد عبداللہ مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ ندیم عرفان ولد نذیر احمد

مسل نمبر 123530 میں Waleed Ahmad

ولد Naseer Ahmed قوم.... پیشہ طالب علم عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Stuttgrat ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 211 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Waleed Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ Talha Ali Ahmed S/o Naseer Ahmed گواہ شد نمبر 2۔ Kamal Ahmad S/o Nasir Ahmed

مسل نمبر 123531 میں Malik Shoaib Ahmad

ولد Muhammad Ashraf قوم ملک پیشہ بیروزگار عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Stuttgrd ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 329 یورو ماہوار بصورت Allwonc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Malik Shoaib Ahmad گواہ شد نمبر 1۔ صلاح الدین قمر ولد حاجی قمر الدین گواہ شد نمبر 2۔ اعجاز احمد ولد رانا مختار احمد

مسل نمبر 123532 میں اعجاز احمد

ولد رانا مختار احمد قوم رانا پیشہ بے روزگار عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ضل Stuttgart و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 7 مرلہ 8 لاکھ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 370 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1۔ محمود احمد ولد محمد صادق گواہ شد نمبر 2۔ چوہدری عبداللہ مجید ولد چوہدری مختار احمد

مسل نمبر 123533 میں لقمان احمد

ولد چوہدری امجد علی قوم جٹ پیشہ طالب علم جامعہ سینئر عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Goddelau Novd ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت Allwonc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لقمان احمد گواہ شد نمبر 1۔ رفیع احمد ولد محمد شریف احمد گواہ شد نمبر 2۔ ناصر احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر 123534 میں Intisar Ahmed Javaid

ولد Iftkhar Ahmad Javaid قوم آرائیں پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Df.Rosenhahe ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) Cash Deposit 19 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Intisar Ahmad Javaid گواہ شد نمبر 1۔ Iftikhar Ahmad Javaid S/o Jshaiq گواہ شد نمبر 2۔ Ch.Iqbal Ahmad Hjaider

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم خلافت

قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان کے تحت مرکزی سطح پر 25 مئی 2016ء کو جلسہ یوم خلافت بعد ادائیگی نماز مغرب وعشاء ایوان ناصر دفاتر انصاراللہ پاکستان میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ بعدازاں محترم صدر صاحب اجلاس نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اس اجلاس میں 250 کے قریب افراد نے شرکت کی۔ اجلاس کے بعد تمام مدعوین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

ولادت

مکرم احسان علی سندھی صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 20.N.P ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ریحانہ احسان صاحبہ کو مورخہ 3 مئی 2016ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام شایان علی تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد بچل میرجت صاحب گوٹھ میر گل حسن لانڈھی کوٹ میرس ضلع میر پور خاص کا پوتا اور مکرم بشیر احمد آرائیں صاحب ٹیلر ماسٹر کنری کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو صحت وسلامتی والی عمر دے۔ خادم دین بنائے۔ دین ودنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم علی بن رئیس صاحب مربی سلسلہ ریسرچ سیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی وادی جان محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم پیام شاہجہانپوری صاحب مرحوم مورخہ 14 جون 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی کی بیٹی اور محترم عبدالشکور صاحب شکور بھائی چشمے والے کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم بشیر الدین صاحب شاہجہانپوری نے دعا کروائی۔ مرحومہ ہمدرد، ملنسار اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ غریب پرور اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔ کمزور رشتہ داروں کی اپنے محدود بجٹ کے باوجود امداد کرتی تھیں۔ آخری عمر میں بھی جب کبھی پیسے آتے تو اپنے پر لگانے کی بجائے تقسیم کر دیتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنی رحمتوں والی جنتوں میں داخل کرے اور پسماندگان کا خود حافظ وناصر ہو اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نعیمہ صاحبہ سکنہ نئی بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ مورخہ 5 جون 2016ء کو بقضائے الٰہی بعمر 59 سال وفات پا گئیں۔ اسی روز احمدیہ قبرستان پرانی بھینی شرقپور میں تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم سفیان احمد صاحب مربی سلسلہ شرقپور نے پڑھائی۔ بعد تدفین دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔

ابھی میرا خاندان اس غم میں مبتلا تھا کہ اگلے روز مورخہ 6 جون 2016ء کو میرے چچا سلطان احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود، والد نعیمہ صاحبہ مرحومہ بعمر 73 سال وفات پا گئے۔ جن کا چند روز قبل پیٹ کا میجر آپریشن ہوا تھا۔ اسی روز احمدیہ قبرستان پرانی بھینی شرقپور میں ان کی تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ مکرم عبدالرقیب منور صاحب مربی ضلع شیخوپورہ نے پڑھائی۔ بعد تدفین دعا بھی انہوں نے کروائی۔ مرحوم نے ایک بیٹا مکرم لطف المنان صاحب، تین بھائی مکرم محمد رمضان صاحب نئی بھینی شرقپور، مکرم حاجی نظام دین صاحب چونگی امر سدھو لاہور اور مکرم فضل دین صاحب گرین ٹاؤن لاہور سوگوار چھوڑے ہیں۔

خاکسار ان تمام احباب کا شکرگزار ہے کہ جنہوں نے حاضر ہوکر یا بذریعہ فون اس صدمہ میں میرے سوگوار خاندان کی ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کو بے حساب بخشے، ان کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم لیاقت احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ صادقہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب مرحوم معلم وقف جدید 3 دن کی مختصر بیماری کے بعد فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 10 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ امی جان خدا تعالیٰ کے فضل سے 1959 سے نظام وصیت میں شامل تھیں۔ آپ کا وصیت نمبر 15175 ہے۔ آپ کی نماز جنازہ 12 جون کو بعد از نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین کے بعد مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کروائی۔

محترمہ والدہ صاحبہ حضرت شادے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ کی پیدائش 1936ء میں قادیان میں ہوئی۔ میرے والد صاحب نے 26 سال کی عمر میں جولائی 1951 میں بیعت کا شرف حاصل کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی معلمین کی بابرکت تحریک میں 1958ء میں اپنے آپ کو جماعت کیلئے وقف کر دیا۔ 31 مئی 1953 کو میری والدہ صاحبہ ابّا جان کے عقد میں آئیں۔ والدہ صاحبہ نے شادی کے بعد ایک واقف زندگی کی طرح اپنے خاوند کے ساتھ دیا اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کے اپنے خاوند کے ساتھ قدم بقدم رہیں۔ مختلف جگہوں پر تقرری رہی آخر پر سب سے زیادہ وقت چک 166 مراد ضلع بہاولنگر میں گزرا۔ ہم اسی کو اپنا گاؤں متصور کرتے ہیں۔ یہاں پر دو تین نسلوں نے ہمارے والدین سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کی۔ آپ ملنسار، منکسر المزاج، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پاسداری رکھنے والی مہمان نواز خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ جرمنی 2004 کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جلسہ سالانہ قادیان پر بھی جانے کا موقع ملا۔ ہمارے والد صاحب 23 سال قبل جولائی 1993ء میں وفات پا گئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے یہ سارا وقت نہایت ہمت اور حوصلے سے گزارا۔

آپ نے پسماندگان میں 5 بیٹے مکرم بشارت احمد صاحب ملائیشیا، مکرم شرافت احمد صاحب و مکرم صداقت احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ، خاکسار، مکرم سعادت احمد خالد صاحب صدر جماعت NEUWIED جرمنی، 3 بیٹیاں مکرمہ خالدہ پروین صاحبہ ایبٹ آباد، مکرمہ عابدہ متین صاحبہ لاہور، مکرمہ ساجدہ شاہین صاحبہ 166 مراد ضلع بہاولنگر، دو بہنیں، دو بھائی اور 70 سے زائد پوتے، پوتیاں، پڑپوتے، پڑپوتیاں، نواسے، نواسیاں اور پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک پوتے سیف الرحمان صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ اور ایک پوتے وجاہت احمد متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی درجہ شاہد ہیں۔

عزیز واقارب اور کثیر احباب جماعت نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور گھر میں آکر تعزیت کی۔ بیشمار لوگوں نے بذریعہ فون تعزیت کی اور ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار اپنے تمام خاندان کی طرف سے ان سب کا بذریعہ الفضل دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز کے بارہ میں ایک واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 15 جنوری 2016ء میں فرماتے ہیں۔

''حضرت مصلح موعود حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی اور کھلی تو دیکھا کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے۔ اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا شیطان ہوں جو تمہیں نماز کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تجھے نماز کے لئے اٹھانے سے کیا تعلق؟ یہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تحریک کی اور تم سوتے رہے اور نماز نہ پڑھ سکے اس پر تم سارا دن روتے رہے، فکر کرتے رہے۔ خدا نے کہا کہ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا بڑھ کر ثواب دے دو۔ (یعنی اس رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کئی گنا ثواب دینے کا حکم دیا) تو مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا۔ (شیطان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا) کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لئے جگانے آیا ہوں کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کر لو۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب کہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے، اس سے وہ مایوس ہوجاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ورکشاپ

نظارت تعلیم کے تحت Line Follower Robotics کے موضوع پر ورکشاپ مورخہ 12 تا 21 جولائی 2016ء کروائی جا رہی ہے۔اس ورکشاپ میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2016ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ورکشاپ کا نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

موبائل:03339791321

فون:0476212473

Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

سوئمنگ پول کی تعطیلات وتبدیلی اوقات

مورخہ 6 تا 9 جولائی 2016ء سوئمنگ پول بند رہے گا۔ نیز مورخہ 10 جولائی 2016ء سے شفٹ ٹائمنگ درج ذیل ہوگی۔احباب نوٹ فرما لیں۔

شفٹ:A 5:00 بجے صبح تا 5:45 بجے صبح

شفٹ:B 5:15 سہ پہر تا 6:00 بجے شام

شفٹ:C 6:00 بجے شام تا 6:45 بجے شام

احباب جماعت سے بھرپور استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ربوہ میں سحر و افطار و موسم 30 جون

انتہائے سحر	3:25
طلوع آفتاب	5:03
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	7:20
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	39 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	31 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

سیل ۔ سیل ۔ سیل

اب

مردانہ ورائٹی 200/- لیڈیز 300/- بچگانہ 300/- to 600/-

رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے

احمد ڈینٹل سرجری

فیصل آباد صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ

041-2614838

شام 5 بجے تا 9 بجے مظفر میڈیکل سنٹرز دستارہ شاپنگ مال ستیانہ فیصل آباد

041-8549093

ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن

بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب)

0300-9666540

جی ہاں ضرور لگے گا

گرینڈ سیل میلہ

مورخہ یکم جولائی بروز جمعۃ المبارک

مس کولیکشن شوز

اقصیٰ روڈ ربوہ

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

کار کرایہ پر دستیاب ہے۔

0334-6202486
0332-7075184

اقصیٰ چوک ربوہ

Abdul Akbar

AC

Akbar Centre

House Of Gas Appliances

Stoves, Hobs, Hoods, Geezer

Cooking Range, Cooking Cabinet

Sinks, Heater, Gas, Oven, Built-in-Oven

133- Temple Road Abid Market Lahore

PH:042-37353553

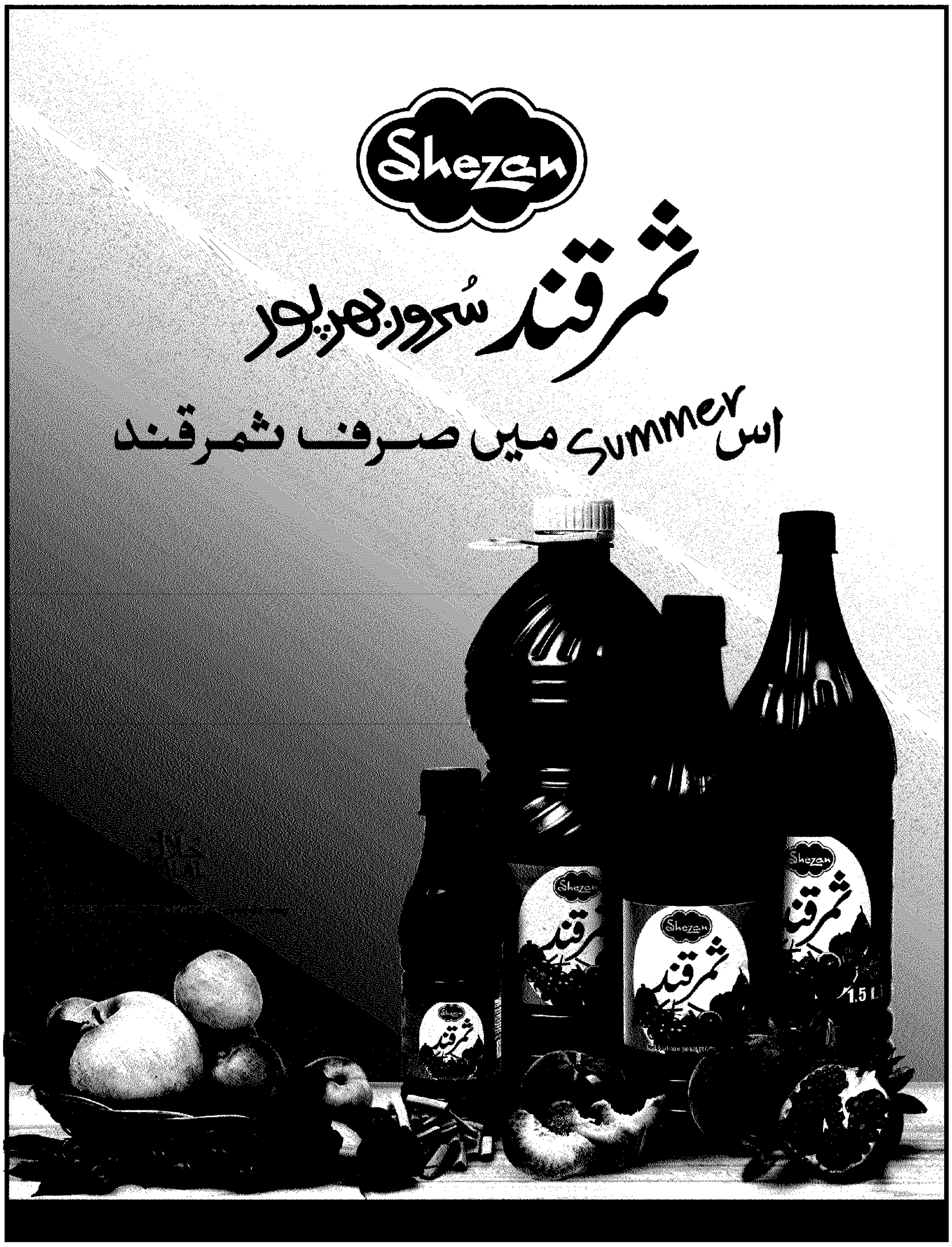

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)

داخلے جاری ہیں

سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے داخلہ فارم دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت

میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ

☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔

بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں

☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

باٹا سیل میلہ

بچگانہ جوتے 300/- روپے

لیڈیز جوتے 400/- روپے

جینٹس سینڈل 500/- روپے

انشاءاللہ مورخہ یکم جولائی بروز جمعۃ المبارک

باٹا شوز شوروم

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ